مقالات

ترجمہ: مولانا سعید مجتبیٰ السعیدی

تالیف: فضیلۃ الشیخ عبداللہ الخضری حفظہ اللہ تعالیٰ (ساتویں قسط)

آدابِ دُعاء

دعا میں پسندیدہ امور

۱۔ مسلمان بھائی کے لیے دُعاء کرنا اور اپنے لیے نہ کرنا:

یہ شرعاً جائز اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے ___ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعاء کی تھی:

"اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعُبَيْدٍ أَبِي عَامِرٍ، اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ذَنْبَهُ" (صحیح بخاری ۱۱/۳۵)

"یا اللہ، ابو عامر عبید کی مغفرت فرما! یا اللہ، عبداللہ بن قیس کی خطائیں بخش دے!"

اسی طرح آپؐ کا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں دعاء کرنا بھی آیا ہے:

"عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَسٌ خَادِمُكَ، قَالَ: اَللّٰهُمَّ أَكْثِرْ مَالَهُ وَوَلَدَهُ وَبَارِكْ لَهُ فِيمَا أَعْطَيْتَهُ"[1]

"حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں، ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی، "اللہ کے رسولؐ، انسؓ آپ کا خادم ہے"۔ تو آپؐ نے دُعاء فرمائی: "یا اللہ، اس کے مال اور اولاد کو زیادہ کر اور اسے دی ہوئی نعمتوں میں برکت عطا فرما!"

[1] صحیح بخاری ۱۱/۱۳۶

۲- بوقتِ ضرورت موت کی دُعاء کرنا:

"عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَا یَتَمَنَّیَنَّ اَحَدُکُمُ الْمَوْتَ لِضُرٍّ نَزَلَ بِہٖ فَاِنْ کَانَ لَا بُدَّ مُتَمَنِّیًا لِّلْمَوْتِ فَلْیَقُلْ: اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ الْحَیَاۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ"

(صحیح بخاری ۱۵۰/۱۱)

"حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے کوئی آدمی کسی دکھ یا پریشانی کے سبب موت کی دعاء نہ کرے۔ ہاں اگر ایسی دعاء کرنا ناگزیر ہو تو کہے "یا اللہ، جب تک زندگی میرے لیے بہتر ہے مجھے زندہ رکھ، جب موت میرے لیے بہتر ہو تو مجھے موت دے دے!"

۳- مشرکین کے لیے دعاء اور بددُعاء کرنا:

مشرکین پر حجت پوری کر دینے اور ان کے شرک پر اصرار کے بعد بددُعاء کی جا سکتی ہے۔ جیسا کہ مؤمنین کی یہ دُعاء قرآنِ کریم میں منقول ہے:

"رَبَّنَا اطْمِسْ عَلٰٓی اَمْوَالِھِمْ وَاشْدُدْ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ" (یونس: ۸۸)

"اے رب، ان کے مال ہلاک کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے"۔

"وَعَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلَیْھِمْ بِسَبْعٍ کَسَبْعِ یُوْسُفَ وَقَالَ: اَللّٰھُمَّ عَلَیْکَ بِاَبِیْ جَھْلٍ"۔ (صحیح بخاری ۱۹۳/۱۱)

"حضرت ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دُعاء کی: "یا اللہ ان (قریش) پر یوسف علیہ السلام کے زمانہ کی مانند سات سال قحط کے مسلّط کر کے ہماری مدد فرما۔ اور تو ابوجہل سے خود نپٹ!"

جنگِ خندق کے موقع پر جب کفار کی جماعتیں متحد ہو کر لڑائی کے لیے آئیں، تو آپؐ نے ان پر بد دعاء کی:

"عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْأَحْزَابِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيعَ الْحِسَابِ، اِهْزِمِ الْأَحْزَابَ، اِهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ" (صحیح بخاری ۱۱/۱۹۳)

"ابنِ ابی اوفیٰؓ فرماتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کفار کی جماعتوں پر دُعاء کی تو فرمایا: "اے اللہ، کتاب کے نازل کرنے والے، جلد محاسبہ کرنے والے، ان جماعتوں کو شکست دے اور ان میں لرزہ پیدا کر!""

اِس کے علاوہ صحیح روایات سے ثابت ہے کہ آپؐ نے مشرکین کے حق میں دُعائیں بھی کیں:

"عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ الطُّفَيْلُ بْنُ عَمْرٍو عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ! يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ دَوْسًا قَدْ عَصَتْ وَأَبَتْ فَادْعُ اللّٰهَ عَلَيْهَا فَظَنَّ النَّاسُ أَنَّهُ يَدْعُو عَلَيْهِمْ فَقَالَ! اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَأْتِ بِهِمْ" (صحیح بخاری ۱۱/۱۹۴)

"حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، طفیلؓ بن عمرو، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی، "اللہ کے رسولؐ، قبیلہ دوس نے نافرمانی کی اور قبولِ حق سے انکار کیا ــــ آپؐ ان پر بد دعاء فرمایئے!" لوگوں نے سمجھا کہ آپؐ بد دعاء کرنے لگے ہیں. لیکن آپؐ نے فرمایا: "یا اللہ، دوس قبیلہ کو ہدایت دے اور انھیں ہمارے پاس لے آ!""

۴۔ کسی نیک آدمی سے دعاء کرانا:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کا بیان ہے، ایک عورت نے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم سے آکر کہا: "صَلِّ عَلَيَّ وَعَلَى زَوْجِي" "آپ مجھ پر اور میرے خاوند پر صلوٰۃ (بمعنی رحمت، دُعاء) بھیجیں"۔ تو آپ نے فرمایا: "اللہ تجھ پر اور تیرے خاوند پر صلوٰۃ (رحمت) بھیجے!" (ابو داؤد حدیث ۱۵۱۹)

یاد رہے، یہاں لفظِ صلوٰۃ، دعاء اور برکت کے معنوں میں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جو صلوٰۃ پڑھی جاتی ہے، وہ صرف آپ ہی کا خاصہ ہے۔

دُعاء کے متفرق مسائل

۱- ہر نبی کی ایک مقبول دعاء ہوتی ہے:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر نبی کی ایک دُعاء یقیناً مقبول ہوتی ہے، وہ جو چاہے دُعاء کرے۔ میں آخرت میں اپنی اُمت کی شفاعت کی خاطر اپنی دعاء کو محفوظ رکھتا ہوں۔"

(صحیح بخاری ۱۱/۹۶، مسند احمد ۱/۲۸۱)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے ایک اور روایت ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر نبی کی ایک دعاء یقیناً مقبول ہوتی ہے۔ میں اپنی دُعاء کو آخرت میں اپنی اُمت کی شفاعت کی خاطر محفوظ رکھتا ہوں۔ اس شفاعت سے میری اُمت کے ہر اُس فرد کو حصہ ملے گا جسے موت اس حال میں آئی ہو کہ وہ شرک نہ کرتا ہو۔"

(ترمذی ۱۰/۶۲)

یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی اُمت کے ساتھ انتہائی رحمت اور شفقت ہے کہ آپ نے اپنی خصوصی دُعاء کو سب سے زیادہ مشکل موقع کے لیے محفوظ کر لیا۔

اِس مقبول دعاء کے بارہ میں کہا گیا ہے کہ یہ دعاء لوگوں کی ہلاکت اور نجات کے بارہ میں عام ہے۔ لیکن خاص دعائیں ان میں سے بعض قبول ہو جاتی ہیں اور بعض قبول نہیں ہوتیں۔ جیسا کہ ایک صحیح حدیث میں ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں، "میں نے اپنے رب سے تین دُعائیں کیں۔ اللہ نے دو قبول کر لیں اور ایک کو روک لیا۔" (صحیح مسلم)

۲- اللہ تعالیٰ سے صبر کی دعاء کے وقت عافیت طلب کرنی چاہیئے:

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دُعاء کرتے ہوئے سُنا ــــــ وہ دعاء کر رہا تھا: "یا اللہ، میں تجھ سے مکمل نعمت طلب کرتا ہوں"، آپؐ نے پوچھا، "مکمل نعمت سے تیری کیا مُراد ہے"؟ اُس نے کہا "میں نے یہ دُعاء اچھی سمجھ کر کی ہے۔" آپؐ نے فرمایا "جنّت میں دخول اور جہنّم سے رہائی، یہ مکمل نعمت ہے!"

اِسی طرح آپؐ نے ایک آدمی کو سُنا، وُہ کہہ رہا تھا: "یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ" ــــــ آپؐ نے فرمایا، "جو مانگنا چاہتا ہے مانگ، تیری دُعاء قبول ہوگی!"

اِسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو سُنا، وہ اللہ تعالیٰ سے صبر مانگ رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا، "تُو نے تو ایک مصیبت مانگ لی ہے، اللہ سے عافیت اور پناہ مانگ!" (ترمذی ۹/۵۱۲)

اس سے معلوم ہُوا کہ صبر ایک امتحان اور آزمائش ہے۔ صبر مانگنے والا گویا اپنے لیے آزمائش کا سوال کرتا ہے۔ کیونکہ آزمائش اور مصیبت پر ہی صبر مترتب ہوتا ہے، اِس لیے آپؐ نے اُسے حکم دیا کہ اللہ سے عافیت اور پناہ طلب کر، تاکہ اللہ تعالیٰ تجھ پر رحم فرمائیں۔

ہاں مصیبت اور پریشانی یا آزمائش آجائے تو صبر کی دُعاء کرنا ممنوع نہیں، بلکہ مستحب ہے۔ قرآنِ مجید میں ہے:

"رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا ۔ الآیۃ!" (البقرۃ: ۲۵۰)

"اے پروردگار، ہمیں صبر کی توفیق عطا فرما!"

۳- کشادگی اور خوش حالی میں دُعاء کرنا:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "جو شخص چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مصیبت اور پریشانی کے وقت اُس کی دعاء قبول فرمائیں، اُسے چاہیئے کہ کشادگی، خوشحالی اور فراخی میں بھی کثرت سے دُعائیں

کرے۔"

حضرت ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں، میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (سوار) تھا۔ آپؐ نے فرمایا: "لڑکے، کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھادوں جن سے تجھے اللہ تعالیٰ نفع پہنچائیں؟" میں نے کہا "ضرور یا رسول اللہ!" تو آپؐ نے فرمایا:

"اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ ، اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ اَمَامَكَ تَعَرَّفْ اِلَيْهِ فِي الرَّخَآءِ يَعْرِفْكَ فِي الشِّدَّةِ ." (مسند احمد ۱/۳۰۷)

"تُو اللہ تعالیٰ کے احکام کی حفاظت کر، اللہ تعالیٰ تیری حفاظت فرمائیں گے۔ تُو اللہ تعالیٰ (کے حدود کا) خیال رکھ، تُو اللہ کو (یعنی اُس کی رحمت اور فضل کو) اپنے سامنے پائے گا، تُو فراخی اور کشادگی میں اللہ رب العزت کی معرفت حاصل کر، وہ تیری مشکل میں تجھے یاد رکھیں گے!"

لہٰذا مومن کی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ ہر حال میں اپنے رب کو یاد رکھتا ہے، اسے کبھی نہیں بھولتا اور پریشانی کے وقت اسے زیادہ یاد کرتا ہے۔

۴۔ کافر اپنے رب کو صرف مُصیبت کے وقت یاد کرتا ہے:

قرآن مجید میں ہے:

"وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ الضُّرُّ دَعَانَا لِجَنْۢبِهٖۤ اَوْ قَاعِدًا اَوْ قَآئِمًا ۚ فَلَمَّا كَشَفْنَا عَنْهُ ضُرَّهٗ مَرَّ كَاَنْ لَّمْ يَدْعُنَآ اِلٰى ضُرٍّ مَّسَّهٗ ." (یونس: ۱۲)

"انسان کا حال تو یہ ہے کہ جب اسے کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو لیٹے، بیٹھے، کھڑے ہر حال میں ہمیں پکارتا ہے۔ اور جب ہم اس کی مصیبت کو دور کر دیتے ہیں تو یوں ہو جاتا ہے، گویا اُس نے کبھی اپنے مشکل وقت میں ہمیں پکارا ہی نہ تھا۔"

نیز فرمایا:

"قُلْ مَنْ يُّنَجِّيْكُمْ مِّنْ ظُلُمٰتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَدْعُوْنَهٗ

تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً لَئِنْ اَنْجٰنَا مِنْ هٰذِهٖ لَنَكُوْنَنَّ مِنَ
الشّٰكِرِيْنَ ۝ قُلِ اللّٰهُ يُنَجِّيْكُمْ مِّنْهَا وَمِنْ كُلِّ كَرْبٍ ثُمَّ
اَنْتُمْ تُشْرِكُوْنَ ۔" (الانعام: ۶۳-۶۴)

"(اے نبیؐ) آپ فرما دیجئے، بھلا تم کو جنگلوں اور دریاؤں کے اندھیروں سے کون خلاصی دیتا ہے؟ جبکہ تم اسے عاجزی سے اور خفیہ طور پر پکارتے ہو (اور کہتے ہو کہ) اگر اللہ ہم کو اس (مصیبت) سے نجات بخشے تو ہم اس کے بہت شکر گزار ہوں گے۔ کہہ دیجیے کہ اللہ ہی تم کو اس سے، اور ہر مصیبت سے بھی، نجات بخشتا ہے، پھر بھی تم اس کے ساتھ شرک کرتے ہو!"

نیز فرمایا:

"وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَا رَبَّهٗ مُنِيْبًا اِلَيْهِ ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ نِعْمَةً مِّنْهُ نَسِيَ مَا كَانَ يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ مِنْ قَبْلُ وَجَعَلَ لِلّٰهِ اَنْدَادًا لِّيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ؕ قُلْ تَمَتَّعْ بِكُفْرِكَ قَلِيْلًا ۖ اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۔" (الزمر: ۸)

"اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ اپنے پروردگار کو پکارتا اور خلوصِ دل کے ساتھ اس کی طرف رجوع کرتا ہے۔ پھر جب اللہ تعالیٰ اسے اپنی طرف سے کوئی نعمت عطا فرماتے ہیں تو پہلے جس کام کے لیے اس تے اسے (اللہ کو) پکارا تھا، اسے بھول جاتا ہے اور اللہ کے شریک بنانے لگتا ہے، تاکہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے گمراہ کردے۔ (اے رسولؐ) آپ فرما دیجیے کہ (اے کافرِ نعمت) اپنی ناشکری کے باوجود تھوڑا سا فائدہ اُٹھا لے پھر تو تُو دوزخیوں میں ہوگا۔"

"وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ۔" (حٰمٓ السجدۃ: ۵۱)

"جب اسے (انسان کو) کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو لمبی لمبی دعائیں کرتا ہے۔"

یہ کافر اور مشرک کا اپنے رب کے ساتھ رویہ اور سلوک ہوتا ہے کہ وہ صرف پریشانی اور مصیبت کے وقت رب کو پکارتا اور یاد کرتا ہے۔ جبکہ مومن کا حال

امام ابن تیمیہؒ کے لفظوں میں یوں ہوتا ہے کہ "ضرورت کے پورا ہو جانے کے بعد بھی وہ اپنے رب کے حکم کے مطابق پورے اخلاص کے ساتھ اس کی واجب کردہ عبادت میں مصروف ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اس سے اس کا شمار نیکوں میں ہوتا ہے۔ اور اگر واجبات و فرائض کے علاوہ نوافل بھی ادا کرے تو وہ مقربین میں سے ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر اپنی ضرورت و حاجت کے پورا ہو جانے کے بعد واجبات کی ادائیگی میں غفلت کرتا ہے تو وہ گناہ گار ہوتا ہے۔ یہ کبھی تو شرکِ اصغر کی صورت میں ہوتا ہے جس میں لوگوں کی اکثریت مبتلا ہے، یا پھر صفتِ الوہیت و ربوبیت میں گناہ ہوتا ہے۔"

(قاعدہ فی انواع الاستفتاح ص ۱۷)

مشرک کی پریشانی کے عالم میں اللہ تعالیٰ اس کی دعاء بھی قبول فرما لیتے ہیں۔ کیونکہ کم از کم اس وقت وہ مخلص ہوتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہے:

"وَإِذَا غَشِيَهُمْ مَوْجٌ كَالظُّلَلِ دَعَوُا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ فَلَمَّا نَجَّاهُمْ إِلَى الْبَرِّ فَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلَّا كُلُّ خَتَّارٍ كَفُورٍ" (لقمان: ۳۲)

"اور جب سمندر میں موج ان لوگوں پر سائبانوں کی طرح چھا جاتی ہے، تو یہ اللہ کو، دین کو اس کے لیے خالص کرتے ہوئے، پکارتے ہیں پھر جب وہ (اللہ) انہیں بچا کر خشکی تک پہنچا دیتا ہے تو ان میں سے بعض ہی انصاف پر قائم رہتے ہیں۔ چنانچہ ہماری آیات اور نشانیوں کا انکار صرف وہی کرتے ہیں جو عہد شکن اور ناشکرے ہوتے ہیں۔"

یا پھر انہیں ڈھیل دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ ان کی دعاء قبول فرما لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ تمام حالات میں ان کی دعاء کا حال قرآنِ مجید کے الفاظ میں یوں ہوتا ہے:

"وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ" (غافر: ۵۰)

کہ "کفار کی دعاء رائیگاں ہی جاتی ہے۔"

۵۔ مچھلی والے (حضرت یونس علیہ السلام) کی دعاء:

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا: "یونس علیہ السلام جب مچھلی کے پیٹ میں تھے، تو انھوں نے یہ دُعاء کی:

"لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَکَ ﷺ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ"

(الانبیاء: ۸۷)

"یا اللہ تیرے سوا کوئی پکار سننے والا نہیں۔ تو عیوب سے پاک اور منزہ ہے، بے شک میں خطا کاروں میں سے ہوں!"

(آپؐ نے فرمایا) "کوئی مسلمان پریشانی کے عالم میں یہ دُعاء پڑھے تو اللہ تعالےٰ اُس کی دعاء قبول فرماتے ہیں۔" (ترمذی ۹ / ۴۸۰)

امام حاکمؒ کی ایک سند میں یہ بھی ہے کہ ایک شخص نے کہا، "اللہ کے رسولؐ، یہ دعا صرف حضرت یونس علیہ السلام کے لیے خاص تھی یا مؤمنین کے لیے عام ہے؟" تو آپؐ نے جواباً فرمایا، کیا تُو نے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشادِ مبارک نہیں سُنا:

"وَنَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ ط وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ" (الانبیاء: ۸۸)

"ہم نے اُسے (یونس علیہ السلام کو) غم سے نجات دی، اسی طرح ہم مؤمنین کو بھی نجات دیتے ہیں۔"

(جاری ہے)

خلافت و جمہوریت

از قلم

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی

دوسرا ایڈیشن شائع ہو گیا ہے!

ضخامت : ۲۸۸ صفحات

مجلد سنہری ڈائی — قیمت ۳۸ روپے

ناشر: ادارہ محدث ۹۹ جے ماڈل ٹاؤن لاہور ۱۴